تبریز کے عوامی حلقوں سے ملاقات - 18 /Feb/ 2025

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح ۲۹ بہمن ۱۳۵۶ کو تبریز کے عوام کی تحریک کی سالگرہ کے موقع پر ہزاروں افراد سے ملاقات میں کہا کہ "ایمان، غیرت دینی، پیشتازی اور الگوسازی" آذربایجان اور تبریز کے لوگوں کی مسلسل خصوصیات ہیں۔ آپ نے کہا کہ مردم تبریز نے ۲۲ بہمن کی عظیم ریلی میں دکھایا کہ دشمن کی نرم افزاری حرکات اور دھمکیاں جو عوام کے ذہنوں کو متاثر کرنے اور اختلافات پیدا کرنے کے لیے کی جا رہی ہیں، بے اثر ثابت ہوئی ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ تمام میڈیا، دانشوروں، فنون و ادب کے اصحاب، علم و تعلیم کے ماہرین اور نوجوانوں کو اپنی تمام صلاحیتوں کو میدان میں لانا چاہیے تاکہ دشمن کے پیچیدہ منصوبوں کے خلاف ملت کا دفاع مسلسل جاری رہے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے تبریز کے نوجوانوں کی روحانی اور ایمانی طاقت کو ۲۹ بہمن ۵۶ کے شہداء کی میراث قرار دیتے ہوئے کہا کہ آج کے نوجوان دشمنوں اور دوستوں کو پہچانتے ہیں اور وہ کسی بھی قسم کے دھمکیوں یا اکڑنے سے آزاد ہو کر، مضبوط اور بے خوف کھڑے رہتے ہیں۔

رہبر انقلاب نے تبریز کے عوام کی تاریخ کو اور ۲۹ بہمن کی حقیقت کو جاننا ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ شناخت دشمن کے غلط بیانیہ کی کامیابی کو روکنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

آپ نے تبریز کو ایران کا ایک مضبوط قلعہ قرار دیتے ہوئے کہا: "تبریزیوں نے اپنی صبر، استقامت اور ایمان کے ذریعے دشمنوں کو بھگا دیا۔" آپ نے مزید کہا کہ کچھ منحرف افراد اور رژیم طاغوت کے حامیوں کی کوشش تھی کہ وہ آذربایجان کی شناخت کو غیر اسلامی بنائیں، مگر وہ ناکام ہوئے۔ اسی دوران تبریز نے علمائے کرام جیسے علامہ طباطبایی، علامہ امینی اور استاد شہریار جیسے جواہرات پیش کر کے ایران کا نام بلند کیا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے "ایمان اسلامی" اور "غیرت دینی" کو ۲۹ بہمن کے انقلاب کی دو اہم وجوہات قرار دیتے ہوئے کہا کہ "اس قیام کی عظمت صرف اس بات میں نہیں کہ اس نے رژیم طاغوت کو تانک سڑکوں پر لے آنے پر مجبور کیا، بلکہ اس کا عظمت اس میں ہے کہ یہ قیام پورے ملک کے لیے ایک نمونہ بن گیا اور مختلف شہروں کے لوگوں کو بھی میدان میں لایا۔"

آپ نے "پیشتازی" کو تبریز کے لوگوں کی ایک اور اہم خصوصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ "آج جو استقامت، طاقت کا احساس اور انفعال سے دوری تبریز میں دیکھی جاتی ہے، وہ اسی دور کی یادگار ہے اور اسے ملک کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔"

«الگوسازی» تبریز کے عوام کی ایک اور اہم خصوصیت تھی جسے رہبر انقلاب نے واضح کیا۔ آپ نے اس میں شہداء جیسے ثقہ‌الاسلام، شیخ محمد خیابانی، ستارخان، باقرخان اور دفاع مقدس کے دوران آذربایجان کے شہداء، خاص طور پر شہید باکریوں کی عظمت کو یاد کیا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے تبریز کی پیشتازی کو اصفہان کے بعد یاد کیا اور کہا: "یہ دونوں شہر علمائے کرام کی پرورش میں نمونہ ہیں۔" آپ نے ایران کی دفاعی صلاحیت کو سخت دھمکیوں کے مقابلے میں بہترین قرار دیتے ہوئے کہا کہ "ہمارے دوست اور دشمن دونوں اس حقیقت کو جانتے ہیں اور اس کے لحاظ سے ملت ایران اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتی ہے۔"

آپ نے تاکید کی کہ "آج ہماری اصل مشکل دشمن کی سخت دھمکیاں نہیں، بلکہ ان کی نرم دھمکیاں ہیں۔"

رہبر انقلاب نے نرم دھمکیوں کے مفہوم کو عوامی ذہنوں کی تبدیلی، اختلافات پیدا کرنے اور انقلاب اسلامی کی پائیداری پر شک پیدا کرنے کی کوششیں قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ "دشمنوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایران کے عوام اور اسلامی جمہوریہ کو شکست دینے کا طریقہ نرم دھمکیوں کا استعمال ہے، لیکن اب تک وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور اپنے وسوسوں سے ایرانی عوام اور نوجوانوں کو اپنے عزم سے ہٹانے میں ناکام رہے ہیں۔"

آپ نے ۲۲ بہمن کی عظیم ریلی کو نرم دھمکیوں کے ناکام ہونے کی ایک واضح علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ "۴۶ سال بعد بھی عوام کا عظیم الشان حصہ لینا، دنیا میں بے نظیر ہے اور لوگوں نے یہ ثابت کیا کہ ان کے حقیقی مسائل اور توقعات انہیں انقلاب کے دفاع سے نہیں روک سکتے۔"
حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے دشمن کے حربوں کے مقابلے میں تسلسل کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا: "ہمیں ان لوگوں کی شناخت کرنی چاہیے جو عوامی ذہنوں میں اثر انداز ہونے کے لیے کام کر رہے ہیں، اور پھر انہیں مواد، فکر اور تصورات کے ذریعے رد کرنا چاہیے۔" آپ نے نرم دفاع کی اہمیت کو سخت دفاع سے بڑھ کر قرار دیتے ہوئے کہا کہ "سخت دفاع میں کمی کو نرم دفاع کے ذریعے پورا کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ پہلے بھی کئی بار کیا جا چکا ہے، لیکن نرم دفاع کی مشکلات کو سخت دفاع سے حل نہیں کیا جا سکتا۔"
رہبر انقلاب نے نوجوانوں کو انقلاب کی حقیقتوں اور امام خمینی کی تعلیمات سے واقف ہونے کی ہدایت دی اور کہا: "ہمارا انقلاب حقیقت میں ظلم کے خلاف نور کی اور باطل کے مقابلے میں حق کی جدوجہد ہے، اور اس کا مقصد ایران کے عوام کی عظمت کو بلند کرنا اور ان کا قومی تشخص ظاہر کرنا تھا۔"
آپ نے انقلاب کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ "ہم اب تک انقلاب کے تمام مقاصد کو مکمل طور پر حاصل نہیں کر پائے ہیں، خاص طور پر عدلیہ، سماجی تفاوت اور بعض دیگر مسائل میں ہمیں مشکلات کا سامنا ہے، لیکن انقلاب نے اپنے قومی تشخص کو مضبوط رکھا ہے، جو نہ صرف ہمارے ملک بلکہ پورے علاقے اور اس سے بھی باہر کے عوام کے لیے امید کی ایک کرن بن چکا ہے۔ اور یہی وہ وجہ ہے کہ دنیا کے استعماری قوتیں اور دنیا کے بدخواہ عناصر ہمارے انقلاب سے غصے میں ہیں۔"
حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے بعض تجزیوں کو جو ملت ایران کے لیے دشمن تراشی پر مبنی ہیں، غلط قرار دیتے ہوئے فرمایا: "امریکہ کے جابرانہ سیاسی اداروں کی دشمنی 'مرگ بر امریکہ' کہنے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ اس حقیقت کی جڑ میں ہے کہ ایران نے عوام کی ہمت اور قربانیوں کے ذریعے استعمارگران کی غلامی سے خود کو آزاد کر لیا ہے اور ان کے جبر کے سامنے سر نہیں جھکایا۔"
آپ نے امریکیوں کے جابرانہ بیانات اور بعض ممالک کے حصے چھیننے یا ان کا نام رکھنے کے مطالبات کو "ظالموں کی جاہلانہ، غارتگری اور تسلط پسندی" کے مظاہرہ کے طور پر بیان کیا اور کہا: "وہ یہ حقیقت برداشت نہیں کر سکتے کہ ایرانی قوم نے اپنے پاوں پر کھڑے ہو کر اور ان کی ظلم و تجاوز کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایک حکومت قائم کی ہے جو ۴۶ سال گزرنے کے باوجود روز بروز مضبوط ہو رہی ہے۔"
رہبر انقلاب نے اپنے خطاب کا اصل ہدف ایران کے نوجوانوں کو قرار دیتے ہوئے کہا: "آج آپ کی ذمہ داری انقلابی جذبے کو زندہ رکھنا، ترقی کو مزید بڑھانا اور انقلاب کے مقاصد کی طرف قدم بڑھانا ہے۔"
حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے تبریز کے مرحوم امام جمعہ شہید آل ہاشم اور آذربایجان شرقی کے جوان و انقلابی گورنر اور شہید رئیسی اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی یاد کو گرامی رکھا اور کہا کہ "آقای پزشکیان کا اس ملاقات میں آنا صدر مملکت کی عوامی مزاج کی عکاسی کرتا ہے۔"
اس ملاقات کے آغاز میں حجت‌الاسلام والمسلمین مطہری اصل، ولی فقیہ کے نمائندے اور امام جمعہ تبریز نے شہیدوں کی یاد کو گرامی کرتے ہوئے ایران اور اس کے ہمسایہ ممالک کی مکمل ارضی سالمیت پر زور دیا اور کہا: "آذربایجان شرقی کی سرحد ایک ایسی سرحد ہے جو ہم آہنگی، دوستی، سکون اور پائیدار امن پر مبنی ہے۔"
حجت‌الاسلام والمسلمین مطہری نے اس صوبے میں نماز جمعہ کی تنظیم کی جانب سے کی جانے والی ثقافتی، علمی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کا بھی جائزہ پیش کیا۔